جس کے بیاں سے لرزہ بجاں شوکتِ فرنگ

دیکھا ہے ہم نے دین و سیاست کا امتزاج
اس عہد میں امیر شریعت کی ذات میں
مرد فقیر، شاہ جی کہتے تھے جس کو لوگ
جس کو فقط غلامیٔ افرنگ کا تھا روگ
اس مردِ حر کا قوم نہ کیونکر منائے سوگ
"پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ"

سرگرم جس کی شعلہ نوائی سے شیخ و شاب
وہ آسمانِ فنِ خطابت کا آفتاب،
اُمت کے غم کی آگ میں دل جس کا تھا کباب
رخشندہ در عمائدِ ملت چو ماہتاب
جس کے بیاں سے لرزہ بجاں شوکت فرنگ
جس کی زباں میں کوثر و تسنیم کے تھے رنگ
اسلامیانِ ہند کی اُمید اور اُمنگ
جیتی تھی جلسہ گاہ میں جس نے ہمیشہ جنگ
ظلمت گہِ ہنود میں وہ نور کا نشاں
ہندوستاں میں ختم نبوت کا پاسباں
اُتریں فرشتے سُننے جسے وہ قرآن خواں
عشاقِ مصطفیٰ کا وہ سالارِ کارواں

رگ رگ میں اُس کی نقش، محبت میاں کی تھی
خدمت سپرد اُس کے گو ہندوستاں کی تھی
اس کی نگہ کی زد میں تو وسعت جہاں کی تھی
اب سوچتے رہو کہ وہ مٹی کہاں کی تھی
وہ جس کے دل میں ملت بیضا کا درد تھا
ہیبت سے جس کی چہرۂ طاغوت زرد تھا
اصحابِ مصطفٰے کی جماعت کا فرد تھا
"حق مغفرت کرے، عجب آزاد مرد تھا"

پروفیسر عابد صدیق